Lesson 10: Al-An'aam (Ayaat 151 - 165): Day 35 — سُوْرَۃُ الۡاَنۡعَام کی تفسیر

سورۃ کا آخری سبق ہے۔ ہر سورت کا پہلا اور آخری سبق بہت اہم سبق ہوتا ہے۔ آج کے سبق میں ہم اُمّہاتِ شریعت کے بارے میں علم حاصل کرینگے۔ یعنی وہ بنیادی باتیں جن کو آپ 'Fundamentals of Truth' کہیں گے۔ یا 'Universal Truth' کہہ لیں۔ جن کو ہم بھی کہہ سکتے ہیں۔

یعنی وہ چیزیں جن کا تعلق انسان کی فطرت سے ہے۔ وہ باتیں جو انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہیں۔ یہ بات ہم نے پہلے بھی سیکھی کہ جن چیزوں کا ہماری شریعت نے حکم دیا ہے وہ ساری چیزیں ہماری فطرت سے مطابقت / Match رکھتی ہیں۔ اگر کھانے کو حلال کیا تو پاکیزہ اور طیّب کھانے کو ہمارا دل چاہتا ہے۔ کپڑے پہننے کا حکم دیا تو ہم سب کو کپڑے پہننا پسند ہے۔ جھوٹ کو حرام کیا تو کوئی بھی جھوٹ کہنا سُننا پسند نہیں کرتا۔ باقی معاملات بھی ایسے ہیں۔

اس سورت میں ہم نے شرک کی اقسام بھی دیکھیں۔ خاص طور پر ہم نے یہ بات دیکھی کہ مسلم معاشروں میں بگاڑ کیسے آتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی قوموں میں کیسے آہستہ آہستہ بگاڑ آیا۔ کیونکہ بگاڑ ایک دم نہیں آتا۔ مکہ والے بھی کافر نہیں تھے بلکہ بگڑے ہوئے مسلمان تھے۔ مشرک تھے۔

آج کے سبق میں وہ آیت بھی ہے ' قُلۡ اِنَّ صَلَاتِىۡ وَنُسُكِىۡ وَ مَحۡيَاىَ وَمَمَاتِىۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَۙ ﴿۱۶۲﴾ ' جو ایک مسلمان کا سلوگن ہونا چاہیئے۔ سورۃ الانعام ہمیں ایک اللہ کا بندہ بننا سکھاتی ہے۔

اللہ کے نبیؐ کے ذریعے ہماری رہنمائی کی گئی۔ تھوڑا سا بنی اسرائیل کا بھی ذِکر کیا گیا ہے۔ کہ اُمتِ مسلمہ کو ایک پیغام دیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل بھٹک گئے اور مکہ والے بھی بھٹک گئے حالانکہ نبیوں کی اولاد میں سے تھے۔ تو اُمتِ مسلمہ خاص طور پر اللہ کے چُنے ہوئے لوگ ہیں۔ اس لئے سبق سیکھ لیں۔

اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا اور پسند کے مطابق عمل کرنے والا بنا دے۔ آمین۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾

کہہ دیں کہ (لوگو) آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کر دی ہیں (ان کی نسبت اس نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ (سے بدسلوکی نہ کرنا بلکہ) سلوک کرتے رہنا اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تم کو اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے) ان باتوں کا وہ تمہیں ارشاد فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (۱۵۱)

یہ بات یاد رکھیں کہ 'قُلْ' سے ہی اسلام محفوظ ہے۔ جس چیز سے اللہ کا حکم ہمیں اللہ کے نبیؐ کے ذریعے بتا دیا گیا وہی سچا اور حق دین ہے۔'تَعَالَوْا' ع ل ی۔ بلندی۔ اعلیٰ، اسی سے نام علی ہے۔ یہ عربی میں اس لئے بولتے ہیں کہ اِدھر آؤ۔ کسی کو بلندی کی طرف بلانا۔ اوپر آؤ۔

جن احکامات کی دعوت دی جارہی ہے اور جن باتوں سے روکا جارہا ہے یہ اصل میں انسان کو بلندی دینے والے احکام ہیں۔ انسانی کردار بہت اہم ہوتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیات صُحفِ ابراہیم کا حصّہ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کو باقاعدہ کوئی بڑی کتاب نہیں دی گئی تھی۔ بلکہ صحیفہ دیا گیا تھا جسے آج کے دَور میں Booklet کہتے ہیں۔

قرآن کی یہ خوبی ہے کہ اس میں پہلی کتابوں کے احکام بھی بیان ہوئے ہیں۔ یعنی قرآن پچھلی کتابوں کی نگہبانی کرنے والی کتاب بھی ہے۔ کہتے ہیں کہ بعد میں یہی احکام موسیٰؑ پر احکامِ عشرہ کے نام سے بھی نازل ہوئے۔ اِن کو Ten Commandments بھی کہتے ہیں۔ ان پر فلمیں بھی بنیں۔

تیسرا قول اِن آیات کے بارے میں یہ ہے کہ یہ آیات اُمّہاتِ شرعیہ ہیں۔ ساری شریعتوں کی ماں۔

مفسّرین کہتے ہیں کہ آیات ہر نبی کے دَور میں ہر قوم پر اسی طرح لاگو تھے۔ اِن پر عمل لازمی تھا۔

یہاں مکہ والوں کو بتایا جارہا ہے کہ تم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کا نام لینے کے باوجود اِن احکام کو بھلا دیا۔

اِن آیات کو ایک چیک لسٹ بنا کر دیکھ لیں۔ یہ آیات ہماری فطرت کے مطابق ہیں۔

اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ ایک مومن اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس لئے جب آپ ان باتوں کو نوٹ کرینگے تو آپ دوسروں کے لئے بھی وہی باتیں پسند کریں گے۔ اپنے لئے عمل کا نقطہ لکھ لیں۔

اِن آیات کی اگلی خوبی یہ ہے کہ یہ لفظ' وَصّٰىكُمۡ ' تم کو وصیت کرتا ہے۔عبداللہ بن مسعود کا قول ہے کہ جو کوئی اللہ کے نبیؐ کی آخری وصیت کو دیکھنا چاہے وہ اِن آیات کو'لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ'تک پڑھ لے۔ گویا یہ آیات رسولؐ اللہ کا وصیت نامہ ہیں۔

آپ یہ دیکھیں کہ وصیت نامہ کس قدر اہم ہے۔یہ قابلِ غور آیت ہے۔جس طرح ہم نے پیچھے آیتِ بِرّپڑھی، پھر آیت الکرسی پڑھی۔اسی طرح یہ آیت بھی ایک جامع آیت ہے۔کہ اگر کوئی اسلام کا تعارف پوچھے تو آپ بہت پیار سے یہ آیت پڑھ دیں۔

ابنِ عبّاس کا قول ہے کہ سورۃ الانعام میں محکم آیات ہیں۔پھر انہوں نے یہ والی آیت تلاوت کی۔

سورت کے شروع میں ہم نے محکمات اور متشابھات آیات کا تذکرہ پڑھا تھا۔متشابھات کی ابھی ہم بات نہیں کر رہے۔محکمات آیات عمل والی آیات ہیں۔گویا کہ اس آیت کا ہر حکم عمل والا ہے۔

مسند احمد کی ایک روایت ہے۔اللہ کے نبیؐ نے فرمایا؛تم میں سے کوئی ہے جو مجھ سے اِن تین باتوں کی بیعت کرے؟ پھر اللہ کے نبیؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔پھر آپؐ نے فرمایا جو ان آیات پر عمل کرے گا وہ اللہ سے اَجر پائے گا۔جو اِن میں سے کسی بات پر عمل نہیں کرے گا تو اُسے دنیا ہی میں شرعی سزا دے دی جائے گی۔اگر سزا نہ دی گئی تو پھر اُس کا معاملہ قیامت پر ہے۔اگر اللہ چاہے گا تو اُسے بخش دے گا یا اللہ چاہے گا تو سزا دے۔

بہت اہم آیت ہے۔اس مضمون کی آیت بنی اسرائیل میں آئے گی۔وہاں تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔یہاں مختصر حکم دیا گیا ہے۔

مکی دور کے آخر میں سورۃ الانعام نازل ہوئی تھی۔ اللہ کو پتا تھا کہ مدینہ میں ایک مسلم اسٹیٹ بننے والی ہے۔ اس لئے اِس آیت میں صحابہ کرامؓ کی کردار سازی کی جا رہی ہے۔ جس کی نئ ریاست میں ضرورت ہوتی ہے۔ مسلم ریاست کا آغاز ہو رہا ہے۔ قانون سازی کی جا رہی ہے۔ عموماً قوانین میں سزائیں اور احکام دیئے جاتے ہیں۔

کسی بھی ریاست، ملک، ادارے یا سکول کے قوانین سارے ایک دِن میں نہیں بنتے۔ بنیادی ڈھانچہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ پھر قانون سازی ہوتی رہتی ہے۔ سورۃ نور میں جا کر مزید قوانین پڑھیں گے۔

سب سے پہلی چیز کردار والے لوگ ضروری ہوتے ہیں۔ پھر چاہے انہیں مسجد نبوی میں گارے مٹی کی چھت والی مسجد میں نماز پڑھنی پڑی تو وہ تیار تھے۔ چھپر کے نیچے جماعت کھڑی ہو گئی۔ اپنے پیچھے کوئی لیڈر بہترین ٹیم چھوڑ کر جائے تو وہ بہترین وسائل میں سے ہے۔ بہترین کردار والے لوگ چھوڑ جائیں تو وہ اچھے بُرے حالات میں کام کرتے ہیں۔

(محترمہ اُستاذہ عفّت مقبول کہتی ہیں کہ وہ اس لحاظ سے مطمئن اور پُر سکون ہیں کہ اُن کی ٹیم کے لوگ بہترین کردار والی بہنیں ہیں)۔

بہترین کردار والے لوگ خوبصورت ہوتے ہیں۔ عمارت یا فرنیچر نہیں۔ دین کا کورس انسان کو بہترین کردار والا انسان بنائے تو پھر معاشرے میں بڑی تبدیلی آتی ہے۔

آج مسلمان کیوں ناکام ہیں؟ کیونکہ کردار مضبوط نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم معاشرے کے لئے فائدہ مند نہیں ہیں۔

مسلمان جس معاشرے میں جاتے ہیں وہاں حکومت کو فکر لگ جاتی ہے کہ یہ ہم پر بوجھ بن جائیں گے۔

یہ ہم سے مدد مانگیں گے۔ سوشل سیکیورٹی پر بوجھ ہونگے۔ اگر کسی ملک کو یقین ہو کہ آنے والے لوگ ہماری حکومت کے لئے فائدہ مند ہونگے۔ وہ ہمارے ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔ پھر تو وہ ملک والے خود ویزے دے کر دعوت نامے بھیجتے ہیں۔

اصل پیغام یہ ہے کہ اگر ہم آج مسلمان بہت بڑے بڑے کام نہیں بھی کرسکتے تو ہم بہترین انسان تو بن جائیں۔ ہم اِس دنیا کی بہترین کردار سازی تو کرسکتے ہیں۔ ہم بہترین لوگ بنا سکتے ہیں۔

امریکہ خلائی جہاز بنا رہا ہے بنانے دیں۔ جاپان گاڑیاں بنا رہا ہے تو بنا لے۔ اگر آج ہم ایک ایسا بین الاقوامی مُسلم فورم بنا دیں۔ جہاں لوگوں کی بہترین تربیت کرکے اُن کو پوری دُنیا میں پھیلا دیا جائے کہ معاشروں کی رہنمائی کرو۔ لوگوں کو بہترین انسان بنادو۔ جب آپ کا کسی اچھے سچے مسلمان سے واسطہ پڑتا ہے اور ایک غیر مسلم سے جس کے پاس کوئی اخلاقیات نہیں ہوتیں۔ تو پھر آپ کو فرق پتا چلتا ہے۔ اچھا مسلمان ایمان دار اور سچا ہوتا ہے۔ دھوکے نہیں دیتا۔

اسلام کوڈ آف لائف ہے۔ صرف نماز روزے کا نام اسلام نہیں ہے۔ ہمارے اخلاق اور معاملات بھی بہترین ہونے چاہئیں۔ اگر ہم Prophetic Code کو اپنالیں تو ہم پوری دُنیا کے رہنما بن جائینگے۔ اپنے نبیؐ کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اگر شراب اور سود کو شروع میں حرام کردیا جاتا تو لوگ بالکل نہ مانتے۔ یہ کیوں آخر میں حرام کیا گیا یا درجہ بدرجہ تاکہ لوگوں کو پہلے ذہنی طور پر تیار کیا جائے۔ پہلے خدا خوفی پیدا ہو جائے، پہلے کردار سازی کی جائے۔ پہلے لوگوں کو تیار کیا جائے۔

پھر فرمایا گیا کہ اَتْلُ پڑھ کر سُنادو۔ یعنی جو بات پڑھ کر سُنائی جائے اُس کا زیادہ اَثر ہوتا ہے۔

خود پڑھنے سے وہ اَثر نہیں ہوتا۔ بات ویسے سمجھ نہیں آتی جیسے سُن کر آتی ہے۔ کسی کو اہم حکم دینا ہو تو بول کر دیں۔ ٹیکسٹ اور ای میل میں بھی ضروری بات لکھا کریں۔ فون پر پیغام دیں تو پیغام ریکارڈ کروا دیں۔ تا کہ آپ کے لہجے سے بات صحیح سمجھ آجائے۔

دوسروں کو اچھی اور نیکی کی بات سُنایا کریں۔ وقت کم بھی ہو تو اچھی سی بات بتا دیا کریں۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔـا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

کہہ دیں کہ (لوگو) آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کر دی ہیں (ان کی نسبت اس نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ (سے بد سلوکی نہ کرنا بلکہ) سلوک کرتے رہنا اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تم کو اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو خدا نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے) ان باتوں کا وہ تمہیں ارشاد فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو (۱۵۱)

تمھارے رَبّ نے یہ سب کچھ حرام کیا ہے۔ حلال اور حرام صرف اللہ بتا سکتا ہے۔

شریعت صرف اللہ بناتا ہے اور بھیجتا ہے۔ نبی صرف شریعت بتاتے ہیں۔ پڑھ کر سُناتے ہیں۔

اللہ نے مسلمان کے لئے یہ سب کچھ حلال اور حرام کا حکم دیا ہے۔ مسلمان پر ہی پابندیاں ہیں۔ سورۃ البقرہ میں بھی ہم نے 10 احکام پر بات کی تھی۔ یہ بے حد احکام یہ ہیں؛

1: کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بنانا؛

یعنی زندہ یا مردہ خاص یا عام چیز۔ کسی کو بھی اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا۔ شَيْـًٔا اسم نکرہ استعمال ہوُا ہے۔ عام طور پر ہم بُت پرستی کو ہی شرک سمجھ لیتے ہیں۔ ہر بُت پرستی شرک ہے۔ لیکن شرک کئی طرح کے ہیں۔ سب سے ضروری اور پہلا کام یہ ہے کہ معاشرے کو شرک سے پاک کیا جائے۔ لوگوں کو توحید سکھائی جائے۔ اللہ کے نبیؐ نے سب سے پہلے عربوں میں توحید کو عام کیا تھا۔ وہاں سے شرک ختم کیا تھا۔ ورنہ عرب بہادر تھے، مہمان نواز تھے، سخی تھے، غیوّر تھے۔ کعبہ کی دیکھ بھال کرنے والے لوگ تھے۔ آج بھی کئی مشرکین میں کئی خوبیاں ہیں لیکن شرک کی وجہ سے بندے کی مت ماری جاتی ہے۔

شرک یہ ہے کہ اللہ کی خوبیوں، کمالات اور قدرت میں کسی دوسرے کو شریک کیا جائے۔ شرک کا لفظ قرآن میں 75 دفعہ آیا ہے۔ اور شرک کی بات کر کے یہ بتادیا کہ اگر تم زندگی میں کوئی اچھا کام نہین کر پا رہے تو اُس کی وجہ شرک ہو گا۔

شرک کی اقسام؛

1: عبادات میں شرک، کہ جیسے اللہ کے آگے جھکے ویسے ہی دوسروں کے آگے جھکے۔ بت کے سامنے جھکے یا قبر کے آگے جھکے۔ ہمارے ہاں عبادات والا شرک معروف ہے۔ بعض مسلمان بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔

2: معاشرت میں شرک۔ بندوں سے ڈرنا۔ معاشرے سے ڈرنا۔ لوگ کیا کہیں گے۔ لوگ باتیں کرینگے۔ ریاکاری۔ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ کو ناراض کر دیتے ہیں۔ شادی اور فوتگی میں اللہ کو ناراض کر کے بندوں کو راضی کرتے ہیں۔ رسم ورواج کے نام پر خاندان والوں کو خوش کر کے شرک کرتے ہیں۔

3: معیشت میں شرک۔ اللہ کہتا ہے 'نحنُ نرزقکم' ہم تمہیں رزق دیتے ہیں۔ لیکن لوگ کہتے ہیں بچوں کو کہاں سے کھلائیں گے؟ سود لینا دینا بھی شرک ہے۔ حرام کمائی، شراب بیچنا۔ یہ سب شرک کی اقسام ہیں۔

شرک کی چھاپ زندگی کے دوسرے حصوں پر بھی ہے۔ بعض لوگ عبادت والا شرک نہیں بھی کرتے لیکن دوسرے کام ایسے ہی کرتے ہیں۔

عبادات میں تو ہم نے اللہ کو معبود بنالیا۔ ہم شرک نہیں کرتے۔ اللہ ایک ہے۔ ہم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اللہ کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن شادی کس کی مرضی سے کرتے ہیں؟ رسم ورواج تو خاندان والوں کو خوش کرنے کے لئے کرتے ہیں تو وہاں کس کو معبود بنالیا؟ کمانے اور خرچ کرنے میں ہم کس کو بڑا سمجھتے ہیں؟ سودی نظام کو؟ تو پھر یہ کونسا شرک ہے؟

اس لئے اللہ چاہتا ہے کہ ہم ہر معاملے میں اللہ کو بڑا سمجھیں۔

آج ہمارے گھروں میں بُت نہیں ہیں لیکن ہمارے دلوں میں بُت ہیں۔ اطاعت، محبت۔ خوف ہر چیز اللہ کے لئے ہو۔ اللہ کو ہم سے مطلوب یہی ہے کہ کوئی چیز اللہ کے برابر نہ آئے۔ کوئی رشتہ، کوئی معاملہ اللہ جتنا عزیز نہ ہو۔ نیکی کا کام بھی اللہ کو راضی کرنے کے لئے کرنا ہے۔

آج ہم اپنے بچوں سے بھی ڈرتے ہیں۔ یہ بھی شرک ہے۔ ہم بچوں کے ڈر سے اُن کو حق اور سچ بات کی تلقین سے بھی ڈرتے ہیں۔ شرک ہر دَور میں رنگ بدلتا ہے۔

ہم کیا کریں؟ اپنے شرک کو پہچانیں۔ بعض اوقات ہمارا اپنا نفس ہی شرک ہے۔ ہم اپنے آپ کو خوش کرنے کے لئے، تفریح کے نام پر، عیش کے نام پر اللہ کی نافرمانی کر جاتے ہیں۔

آپ یہ دیکھ لیں کہ اس صرف ایک حکم پر آدھے سے زیادہ دین مکمل ہو جاتا ہے۔ جب بندہ شرک نہیں کرتا تو حقوق اللہ پورے ہو جاتے ہیں۔

بخاری و مسلم میں ہے رسولؐ اللہ فرماتے ہیں میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے وہ داخل جنت ہو گا تو میں نے کہا گو اس نے زنا کیا ہو، گو اس نے چوری کی ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" ہاں گو اس نے زنا اور چوری کی ہو"۔ میں نے پھر یہی سوال کیا مجھے پھر یہی جواب ملا پھر بھی میں نے یہ بات پوچھی اب کے جواب دیا کہ گو شراب نوشی بھی کی ہو ۔ (صحیح بخاری:6443)

کچھ لوگ یہ سُن کر خوش ہو جاتے ہیں کہ شکر ہے ہم مسلمان ہیں۔

اَب آپ یہ بتائیں کہ کوئی شراب پی سکتا ہے جس کے دِل میں اللہ کی بڑائی ہو؟ کوئی زنا کر سکتا ہے جو اللہ کو اپنا رَبّ اور حاکم مانے گا؟

اِس حدیث کو آپ سمجھ کر دیکھیں کہ انسان گناہ ہی اُس وقت کر تا ہے جب اُسے رَبّ کا ڈر نہیں ہے جو اللہ سے محبت کر تا ہے اور اللہ سے ڈر تا ہے وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ جب تک زندگی سے شرک نہیں نکلتا باقی چیزیں بھی نہیں نکلیں گیں۔

آپ اپنے اعمال کو اُسی وقت خوبصورت بناتے ہیں جب اللہ کے ساتھ تعلق بھی اچھا بن جاتا ہے۔

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اے ابن آدم تو جب تک مجھ سے دعا کر تا رہے گا اور میری ذات سے امید رکھے گا میں بھی تیری خطاؤں کو معاف فرماتا رہوں گا خواہ وہ کیسی ہی ہوں کوئی پرواہ نہ کروں گا تو اگر میرے پاس زمین بھر کر خطائیں لائے گا تو میں تیرے پاس اتنی ہی مغفرت اور بخشش لے کر آؤں گا بشرطیکہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو گو تو نے خطائیں کی ہوں یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ گئی ہوں پھر بھی تو مجھ سے استغفار کرے تو میں تجھے بخش دوں گا" (مسند احمد:172)

بعض لوگ خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم شرک نہیں کرتے۔

اللہ کے نبیؐ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اُس شرک سے جس کو میں جانتا ہوں اور اُس شرک سے بھی جس کو میں نہیں جانتا ہوں۔

صحیح مسلم شریف میں ہے جو توحید پر مرے وہ جنتی ہے ۔(صحیح مسلم:92)

ابن مردویہ میں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گو تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا تمہیں سولی چڑھا دیا جائے یا تمہیں جلا دیا جائے ۔

ابن ابی حاتم میں ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا) ا (اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا گو تم جلا دیئے جاؤ یا کاٹ دیئے جاؤ یا سولی دے دیئے جاؤ ۔